بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

آنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۲۹	۲۶ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش	۶ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ	۲۶ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴-ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جناب ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب آج دوپہر کی گاڑی سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت پر سنگاپور سے تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ معہ حرم اوّل بذاتِ خود سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب چار سال کے بعد سنگاپور سے واپس تشریف لائے ہیں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تاحال بیمار ہیں۔ بخار دُور نہیں ہوا۔ اسی طرح جگر کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان

۶۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ

تبلیغ اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی کامیاب ہے

خدا تعالےٰ نے تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض قرار دیا ہے۔ ایسا فرض کہ جس کے ادا کرنے کا بدلا نہ صرف آخرت میں ملے گا۔ بلکہ اس دُنیا میں بھی کامیابی و کامرانی۔ عزت اور وقار۔ رعب اور شوکت حاصل ہو جاتی ہے۔ جب تک مسلمان اس فرض کی طرف متوجہ رہے۔ اور اس کی ادائیگی میں مصروف۔ اس وقت تک انہیں ترقی پر ترقی اور کامیابی پر کامیابی حاصل ہوتی رہی۔ چاردانگ عالم میں ان کا ڈنکا بجتا رہا۔ دُنیا میں عدل و انصاف نیکی و تقوےٰ۔ امن و سلامتی۔ رواداری و مساوات کا دَور دورہ رہا۔ لیکن جب مسلمان خود اسلامی تعلیم سے بے بہرہ ہو گئے۔ مغزِ اسلام کو چھوڑ کر قشر لے بیٹھے۔ ذرا ذرا سی باتوں اور دور از کار مسائل میں ایک دُوسرے سے اُلجھنے لگے۔ تو تبلیغ اسلام کو بھی چھوڑ بیٹھے۔ چھوڑ کیا بیٹھے۔ اس کے قابل ہی نہ رہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ صرف مسلمانوں کی ترقی رک گئی۔ اور دوسری قومیں نورِ اسلام سے محروم ہو گئیں۔ بلکہ دیگر مذاہب والوں نے اسلام پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ وُہ اسلام کے منور چہرہ کو بدنما کر کے دکھانے لگے۔ اور مسلمان کہلانے والوں کو مزید گمراہ کر کے دُشمنِ اسلام بنانے لگ گئے۔

آخر جب یہ دردناک حالت انتہا کو پہونچ گئی۔ اسلام بالکل بے کس ہو گیا۔ اور مسلمان غیر مسلموں کے حملوں کے مقابلہ میں عاجز آ گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کی۔ جو آپ پر ظاہر ہونے والے خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات دیکھ کر اور آپ کے بیان فرمودہ حقائق اسلام ذہن نشین کر کے علےٰ وجہ البصیرت صداقت اسلام پر قائم ہو گئی۔ برکاتِ اسلام کی مورد بن گئی۔ اور دُنیا میں تبلیغ اسلام کا علم لے کر کھڑی ہو گئی چنانچہ رُوئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ نہ صرف ہندوستان کے کونے کونے میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی احمدی مبلغ پہونچے ہُوئے ہیں۔ جو نہایت مشکل اور کٹھن حالات میں سے گزرتے ہُوئے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کی بے مثل خوبیاں اور صداقتیں بتا کر حقیقی مسلمان بنا رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ بھی ان کی جدوجہد کو محض اپنے فضل سے بارآور کر رہا ہے اور ہر میدان میں انہیں کامیابی عطا فرما رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کو دیکھتے ہُوئے بھی دُوسرے مسلمان باوجود ہر قسم کے دُنیوی سامان رکھتے کے اوّل تو غفلت کی نیند سوئے پڑے ہیں۔ اور جو آنکھیں ملتے ہُوئے اُٹھتے ہیں۔ وہ ناکامی اور نامرادی سے دوچار ہو کر رہ جاتے ہیں اخبار "اہلحدیث" (۲۱ - نومبر) میں "تبلیغ مذہب اہل حدیث" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہُوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"جماعت اہلحدیث من حیث الجماعت ہندوستان میں کوئی معمولی جماعت نہیں خدا کے فضل و کرم سے کثرت میں ہے۔ اور اس میں ہر ایک قِسم کے عالم۔ فاضل سیاسی مدبر اور راہ نما موجود ہیں۔ جو ہمیں ہر وقت اپنے مفید مشورے اور آراء دے سکتے ہیں۔ اور دیتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس تبلیغی کام جس طرح قرونِ اولےٰ میں تھا۔ اب نظر نہیں آتا"۔

گویا اہلحدیثوں کو دُنیوی لحاظ سے ہر قسم کا سامان میسّر ہے۔ بقول ان کے ہندوستان میں ان کی کثرت بھی ہے۔ ان میں ہر قسم کے عالم۔ فاضل سیاسی مدبر اور راہ نما بھی موجود ہیں۔ مگر تبلیغی کام کی یہ حالت ہے کہ خود اہلحدیث اپنے اعتقاد چھوڑتے جا رہے ہیں۔ اُن کی مسجدیں دوسروں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ اور وُہ روز بروز گھٹ رہے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا مضمون میں آگے چل کر تسلیم کیا گیا ہے۔

باوجود ساز و سامان کے اہلحدیثوں کا غیروں میں تبلیغ اسلام کرنا تو الگ رہا۔ خود اپنوں کو متاثر نہ کر سکنا ظاہر کرتا ہے کہ وُہ اب زندہ اسلام کے حامل نہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وُہ جس قسم کے عقائد رکھتے ہیں۔ انہیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اسلام کے لئے سخت نقصان رساں اور مضر ہیں۔ مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننا اور پھر یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی اصلاح کے لئے آپ کے غلاموں میں سے اسلام کی پیروی کر کے کوئی کھڑا نہ ہوگا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہونے والے حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی بڑی گستاخی ہے۔ کہ اس کا ارتکاب کرنے والے کبھی دُنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اسلام کی کوئی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ روحانیت کا ایک ذرہ رکھنے والا بھی اس قسم کی گستاخی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور جن لوگوں کی حالت یہ ہو انہیں تبلیغ اسلام کی سعادت کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

پس تبلیغ اسلام صرف وہی جماعت کر سکتی ہے جو اسلام کو زندہ مذہب اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول یقین کرتی ہے۔ اور آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری سمجھتی۔ اور ان سے خود مستفیض ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ اور یہی وُہ جماعت ہے۔ جو تبلیغ اسلام میں کامیاب ہو سکتی ہے اور خدا کے فضل سے ہو رہی ہے۔ خدمت اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

اس دفعہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں دوستوں نے بہت اخلاص سے کام لیا ہے۔ اور گزشتہ سال کی نسبت اس سال کی وصولی ابتدائی ایام میں زیادہ رہی ہے۔ مگر اکتوبر سے اس میں کمی آگئی ہے۔ اور جو زیادتی وصولی ہوئی تھی۔ اس کی نسبت میں فرق پڑ گیا ہے۔ اب بہت تھوڑے دن سال ہفتم کی تحریک کا سال گزرنے میں رہ گئے ہیں۔ اور ان دوستوں کا فرض ہے۔ کہ جو اب تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ کہ وہ خاص زور لگا کر اس کمی کو پھر زیادتی میں بدل دیں۔ میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ توجہ کر کے جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے ؛

ان دوستوں نے جو اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں۔ اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب ان کی باری ہے جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ بھی اخلاص میں دوسروں سے کم نہیں ہیں۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے عمل سے میرے اس ظن کو پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ

پس اے دوستو ہمت کرو۔ اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی مدد کرے۔ آمین

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دیں

احمدی احباب سے استدعا ہے۔ کہ اب جبکہ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ جو دین حق کی تبلیغ کے لئے احسن ترین موقعہ ہوتا ہے اپنے حق پسند اور شریف غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو بھی شرکت جلسہ کی دعوت دیں۔ اور اگر ضرورت ہو کہ کسی صاحب کو یہاں سے دعوتی خط بھیجا جائے۔ تو ان کا نام و مفصل پتہ صاف طور سے تحریر فرما دیں ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صداقت کے دس عظیم الشان نشانات

"اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے۔ اور میرے اس دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا۔ عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا۔ ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں۔ اور تیس ہزار کے قریب عقلا اور علماء اور فقرا اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے۔ اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ تو کیا صرف مونہہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں۔ (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے۔ اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزت پائیں گے۔ تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے۔ کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے۔ کہ تیرا انکار کیا جائے گا۔ اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ تلک عشرۃ کاملۃ" . (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۹-۹۰)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

پنجاب یونیورسٹی کا کانووکیشن ایڈریس پڑھیں گے

۲۲ دسمبر بروز سوموار پنجاب یونیورسٹی لاہور کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوگا۔ اور کانووکیشن ایڈریس آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ پڑھیں گے

پروگرام دورہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے دورہ میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے۔ اب دورہ کی حسب ذیل تاریخیں ہوں گی ؛

مقام	تاریخ قیام	ایڈریس
راولپنڈی	۲۲ نومبر تا ۲۵ نومبر	معرفت دفتر انجمن احمدیہ مری روڈ
جہلم	۲۶ " " ۲۸ "	معرفت بابو شاہ عالم صاحب پنشنر محلہ مستریاں
لاہور	۲۹ نومبر تا یکم دسمبر	معرفت بابو سلامت علی صاحب کوچہ پڑنگاں بھاٹی گیٹ
امرتسر	۲ و ۳ دسمبر	معرفت میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر و کورٹ انسپکٹر حکم سنگھ روڈ
قادیان	۴ دسمبر	

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُزنِ یعقوب علیہ السّلام

قَالَ یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ

بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب سے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس کے شاندار مستقبل کا یقین ہوگیا۔ لیکن ساتھ ہی اپنے ذاتی تجربہ اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے حالات کی بناء پر اُسے اُن خطرات کی فکر بھی ہُوئی۔ جو ایسے شاندار مستقبل والے انسان کو پیش آسکتے ہیں۔ ادھر بھائیوں کی پرخاش۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام سے رکھتے تھے۔ اس سے بھی حضرت یعقوب علیہ السلام بے خبر نہ تھے۔ اور قریبی خطرہ جو آپ کے عرفان آشنا دل میں کھٹک رہا تھا۔ وُہ ان بھائیوں کا حسد تھا۔ چنانچہ آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے سامنے اپنا خواب بیان کرنے سے منع فرمایا۔ مبادا وہ اور زیادہ حسد کرنے لگیں اور اپنی ناسمجھی سے حضرت یوسف علیہ السلام کو نقصان پہنچانے پر آمادہ ہوجائیں۔ لیکن تقدیر اپنا کام کرچکی تھی۔ بھائیوں کو بھی کسی نہ کسی طرح یہ بھنک پڑگئی۔ کہ یوسف ؑ نے اس قسم کا ایک خواب دیکھا ہے۔ وُہ تو پہلے ہی حسد سے جل رہے تھے۔ اس خواب نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ اور جوشِ حسد نے ان کے دل میں یہ غلط یقین بٹھا دیا۔ کہ جب تک یوسف ؑ کا وجود درمیان میں ہے باپ ہم سے کبھی خالص محبت نہیں کرسکتا اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ باپ صرف اور صرف ہم سے ہی محبت کرے۔ تو یوسف کے کانٹے کو درمیان سے لازماً ہٹانا پڑے گا۔ اس نفسانی تحریک کے ماتحت انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باپ کی آنکھوں سے دُور کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساری احتیاطوں کے باوجود اپنے منصوبے میں کامیاب ہوگئے۔ ابتلاء کا زمانہ شروع ہوگیا۔ باپ کو طبعی طور پر ہونہار بیٹے کی جدائی کا غم تھا۔ رہ رہ کر اپنے پیارے بیٹے کی وُہ تمام پسندیدہ اور معصومانہ باتیں یاد آتی تھیں۔ جو وُہ اپنے باپ کے سامنے نہایت ہی پیارے انداز میں کیا کرتا تھا۔ اور باپ کا دل ان معصومانہ حرکات کو دیکھ کر باغ باغ ہوتا تھا۔ پھر سب سے چھوٹے بیٹے بنیامین کو چھوڑ کر دوسرے بیٹوں کا جو طعن آمیز رویہ اور سلوک اپنے باپ سے تھا۔ وُہ بھی کچھ کم رنجیدہ نہ تھا۔ مزید یہ کہ بنیامین بھی جو یوسف علیہ السلام کی مفقود الخبری کے بعد اپنی اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی وجہ سے باپ کی امیدوں کا مرکز تھا۔ غریب الوطنی میں روکا گیا۔ اور اس کے روکے جانے کے حالات کو بیان کرنے میں اس قسم کا طعن آمیز طرز اختیار کیا گیا جس نے اس غم کو انتہا تک پہونچا دیا۔ آخر آپ کے قلبِ مطہر میں کرن امید نمودار ہُوئی۔ اور رنج و امید کی مرکب کیفیت کے اثرات آپ کے روح و بدن میں ظاہر ہوئے انہی اثرات کو آیات ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِیْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ . . . . قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ يٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ (یوسف ع۱۰)

مفسرین نے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ غم کی شدت اور حسرت کی انتہا کی وجہ سے جو آپ کے دل پر قبضہ جمائے ہُوئے تھی۔ غیر اختیاری طور پر آپ نے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ کے کلمات کہے تھے۔ اور توافقِ حوادث اور کثرتِ بکاء نے آپ کی بینائی ضائع کر دی تھی۔ لیکن نبوت کی عزت، مقام کے سیاق و سباق اور خود آیت زیر بحث کے الفاظ کے پیشِ نظر مفسرین کے بیان کردہ معانی ٹھیک نہیں۔ اس کے وجوہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱)

اول حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بھی یوسف علیہ السلام کی جُدائی کا ذکر فرمایا ہے۔ عموماً ایسے رنگ میں فرمایا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ آپ کو یوسف علیہ السلام کے دوبارہ ملنے کی پوری امید تھی۔ اس مقام پر بھی آگے پیچھے کی آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اپنے بیٹے کی زندگی۔ اور پھر سے ملنے کا ایک طرح سے یقین تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِیْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ کہ اس بات کی بہت امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کو مجھے ملائے گا۔ کیونکہ وُہ علیم و حکیم ہے اور جو کچھ کرتا ہے۔ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے لئے کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَى اللّٰهِ۔ کہ میرے غم و ہم کا رُخ اللہ تعالےٰ کے رحم کو جذب کرنے کی طرف ہے، اور مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے وُہ علم حاصل ہے۔ جو تمہیں نصیب نہیں۔ میرے بیٹو۔ جاؤ۔ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کافر ہی نا امید ہُوا کرتے ہیں۔ پس اس قسم کی کامل امید کے اظہار اور خداوند تعالیٰ کے رحم پر کامل یقین اور نبوت جیسے اعلےٰ مقام پر فائز ہونے کے لحاظ سے یہ معنے کسی صورت میں بھی قرینِ قیاس نہیں سمجھے جاسکتے۔ کہ غم و ہم کے بڑھ جانے کی وجہ سے آپ جزع فزع کیا کرتے۔ زور و کر اپنی آنکھیں گنوا بیٹھے اور اپنی وُہ حالت بنالی۔ جو ہر لحاظ سے مایوس شخص کے متعلق سمجھی جاسکتی ہے۔

(۲)

دوسرے فَهُوَ كَظِيْمٌ کے الفاظ جو اس آیت کے معاً بعد آئے ہیں۔ ان معنوں کی تائید نہیں کرتے کیونکہ کَظِیْم اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو اپنے غم کو پی جائے اور اسے ظاہر نہ ہونے دے صاحب تفسیر بیضاوی اس لفظ کی یُوں تفسیر فرماتے ہیں۔ مملوءٌ له فی قلبه لا یُظهرہ۔ کہ اس غم کو اپنے دل میں روکے ہُوئے تھا اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔ اب بھلا وُہ شخص جو رو رو کر اپنی آنکھیں ضائع کرلے جزع فزع میں مصروف ہے۔ وُہ کیونکر غم کو پی جانے والا اور اس کو ظاہر نہ کرنے والا کہلا سکتا ہے۔

(۳)

تیسرے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کا یہ قول کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ۔ ان معنوں کو غلط بتاتا ہے۔ کیونکہ وُہ یہ نہیں کہتے کہ یوسف ؑ کی یاد میں آپ بیمار ہوگئے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ اس کی یاد میں آپ بیمار یا ہلاک ہو جائیں گے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اس رنج و غم کا کوئی ظاہری خطرناک اثر آپ کے جسم مبارک پر نمودار نہیں ہُوا تھا۔

(۴)

چوتھے خود آیتِ زیر غور بھی ان معنوں کو غیر صحیح بتا رہی ہے۔ یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ کے معنوں کی تشریح آیت اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَى اللّٰهِ میں بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ الفاظ جزع و فزع اور اندرونی گھبراہٹ کی بنا پر نہیں بلکہ انتظار کی گھڑیوں کے اختتام اور رحم الٰہی کے قرب کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔ اسی طرح اِبْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ کے معنے اندھا ہوجانے کے محاورہ عرب میں کہیں نہیں ملتے۔ اِبْیَضَّتْ باب اِفْعِلَال سے واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم کا صیغہ ہے اس کا مجرد بیاض ہے جس کے لغوی معنے ضِد سَوَاد یعنی سفید ہے۔ لیکن استعمال اور محاورات میں آکر جس طرح اس کا اپنا مفہوم اپنے مضاف الیہ یا موصوف کے اعتبار سے مختلف ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح اس سے مشتق افعال کا مفہوم بھی اپنے مسند الیہ یا مفعول کے لحاظ سے عام طور پر بدلتا جاتا ہے اور ان میں لغوی معنے کی حیثیت بالکل ثانوی اور نسبی رہ جاتی ہے۔ بیاض کا مضاف الیہ جب وَجْہٌ یا کوئی اس کا ہم معنے لفظ ہو اور رجال یعنی مردوں کی صفاتِ حسنہ کو بیان کرنا مقصود ہو۔ تو اس کے معنے "سفید چہرہ" نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے نقاءُ العرض اور خلوصِ نسب مراد ہوتی ہے یعنی وُہ شخص نہایت اعلیٰ آبرو اور بے عیب اخلاق اور خاندانی شرافت کا مالک ہے۔ عرب کے مشہور شاعر حضرت حسّان ؓ کہتے ہیں ع بِیْضُ الوُجُوْہِ تَوَاقِبُ الاَحْسَابِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی وہ اعلیٰ آبرو رکھتے ہیں۔ اور بہترین اور روشن اخلاق کے مالک ہیں۔ بنی طے قبیلہ کی ایک شاعرہ نے کہا ہے ؎

هُوَ الْاَبْيَضُ الْوَضَّاحُ لَوْ رُمْتَ بِهِ
مَنْوَاحَ مِنَ الرَّيَانِ زَالَتْ هِضَابُهَا

وہ شریف النسب اعلیٰ آبرو کا مالک اور مشہور و معروف بہادر ہے۔ اگر اس کو ریان کے پہاڑوں سے ٹکر لینے کے لئے کہا جائے تو وہ اس کے اٹھے ہوئے ٹیلوں کو اڑا کر رکھ دے۔ پھر اگر بیاض الوجہ کے محاورہ سے مقصود عورتوں کے صفات حسنہ گنوانا ہو خصوصاً جبکہ موقع تغزل اور تشبیب کا ہو تو اس جگہ اس محاورہ سے نکھرا ہوا گورا خوبصورت رنگ مراد ہوگا۔ مشہور جاہلی شاعر امرء القیس کہتا ہے ؎

مُهَفْهَفَةٌ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ
تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجَنْجَلِ

یعنی وہ محبوبہ پتلی کمر اور گورا خوبصورت رنگ رکھتی ہے۔ اور مفاضہ (یعنی اس کی خاص نسوانی حالت غیر طبعی) نہیں۔ اس کا سینہ آئینہ کی مانند شفاف ہے۔ اس جگہ بَيْضَاءُ سے مراد وہ عورت ہے جس کا رنگ سفید سرخی مائل یعنی گورا ہو۔ اسی طرح یدٌ بَيْضَاءُ کے معنی ایسا احسان ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کا اور غیر مکدر ہو یدٌ بَيْضَاءُ نہایت واضح یقینی دلیل کو بھی کہتے ہیں۔ طَبَّاخَهُ اَبْيَضُ یعنی اس کا باورچی صاف ستھرا رہتا ہے۔ یہ محاورہ اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو نہایت بخیل کمینہ اور پرلے درجہ کا کنجوس ہو۔

غرض مختلف استعمالات میں اس لفظ کا مفہوم مختلف ہوجاتا ہے۔ یہی حال اس سے مشتق افعال کا ہے۔ بَيَّضَ الْاِنَاءَ کے معنی ہیں اس برتن کو پانی یا دودھ وغیرہ سے بھر دیا۔ یہی محاورہ کبھی کبھی خالی کرنے کے معنی بھی دیتا ہے۔ اور اسی سے بنجر زمین کو اَرْضٌ بَيْضَاءُ اور ناگہانی موت کو الموتُ الابیضُ کہا گیا ہے۔ اِبْيَضَّ الوَجْهُ کے یہ معنی ہیں کہ فتح و ظفر کی وجہ سے چہرہ مارے خوشی کے چمک اٹھا۔ براء بن الیٰ اپنے بھائی کا مرثیہ پڑھتے ہوئے ایک جگہ

وَكَانَ سليما يبيض الله وجهه
يَمُدُّ لَنَا بُنْيَانَ مَجْدٍ وَيَرْفَعُ

یعنی میرا بھائی سُلَیم خدا اسے سرخرو کرے ہماری بزرگی اور مجد کی بنیادوں کو وسیع اور بلند کیا کرتا تھا۔ آیہ کریمہ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ میں بھی اسی مفہوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

بَيَّضَ الْاَمْرُ عَيْنَهُ وَ ابْيَضَّتْ یعنی جب ان افعال کا مفعول یا فاعل عینٌ ہو تو اس محاورہ کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ اس امر کی شدت یا وضاحت کی وجہ سے آنکھوں پر نمایاں اثر پڑا اور وہ کھل گئیں۔ اور ان میں ایک خاص قسم کی چمک پیدا ہوگئی۔ حارث الیشکری ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

قَبْلَ مَا ابْيَضَّتْ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهَا تَغَيُّظٌ وَ اِبَاءٌ

یعنی اس دن سے پہلے کہ ہماری عزت ان آنکھوں کو کھولدے۔ اور ان پر حقیقت حال واضح کردے۔ جو تکبر اور اباء کی وجہ سے بند تھیں۔ اور ان باتوں کو کسی شمار و قطار میں نہ لاتی تھیں۔ رہا ابْيَضَّتِ الْعَيْنُ کے یہ معنی کہ آنکھیں حقیقتاً اندھی ہوگئیں۔ تو عرب کا کوئی محاورہ اس کی تائید نہیں کرتا۔ ہاں کمی نظر کے لئے اضمحلال سواد العین کا ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ جریر کہتا ہے ؎

اَظُنُّ انْهِمَالَ الدَّمْعِ لَيْسَ بِمُنْتَهٍ
عَنِ الْعَيْنِ حَتّٰى يَضْمَحِلَّ سَوَادُهَا

میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آنکھوں کے آنسو تھمنے کے نہیں۔ یہاں تک کہ ان کی سیاہی کثرت بکا کی وجہ سے ماند پڑ جائے۔ لیکن اس معنی کو بھی ادا کرنے کے لئے ابیاض العین یا تبییض العین کا کوئی واضح محاورہ جو مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے کہیں نہیں ملتا۔

پس ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ کا صحیح مفہوم اور مقام کے سیاق و سباق اور محاورہ عرب کے مطابق مفہوم وہی ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تفسیر کبیر میں اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ مصر میں بنیامین کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا۔ اور اسے موم جس رنگ میں آپ تک پہنچایا گیا۔ اس کی وجہ سے مصیبت کے گزشتہ واقعات تازہ ہو گئے۔ اور آپ کو شدید غم ہوا۔ جس کی شدت کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں ایک چمک سی پیدا ہوگئی۔ جو اس وقت کے قرب کی امید دلاتی تھی۔ جب مصائب کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور فضل و رحم کے دن شروع ہوں گے۔

خاکسار ملک سیف الرحمن واقف زندگی

خلافت کی اہمیت

قرآن میں خلافت کا ذکر

قرآن شریف کا مطالعہ کرنے سے چار قسم کی خلافتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ چاروں قسم کی خلافتیں اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔ پہلی قسم کی خلافت وہ ہے جس کا ذکر اس آیت میں بیان کیا گیا ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض (سورہ ص ع ۲) اس خلافت سے مراد نبوت ہے۔ یعنی خلیفہ کا لفظ نبی پر بھی بولا جاتا ہے۔

دوسری خلافت کی قسم کا ذکر اس آیت میں ہے۔ عسیٰ ربکم ان یهلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض۔ یعنی قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے۔ اور تم کو ان کا خلیفہ بنائے۔ یہ خلافت وہ ہے۔ جس میں نبیوں کی امت کو کافروں کا وارث بنایا جائے:

تیسری قسم کی خلافت میں اولاد کو آباء و اجداد کا خلیفہ کہا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا هو الذی جعلکم خلائف فی الارض۔ یعنی خدا ہی ہے۔ جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔

چوتھی قسم کی خلافت وہ ہے۔ جس کا وعدہ نبیوں کے بعد ان کی امت کے راستبازوں میں سے خلیفہ بنانے کا دیا گیا ہے۔ اور یہی اس عنوان میں مقصود بالذات ہے۔ چنانچہ فرمایا وعد الله الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصٰلحٰت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم الآیۃ۔ اس آیت میں تین بار لام اور نون تاکید لاکر نہایت ہی تاکید کے ساتھ انبیاء کے بعد خلیفے بنانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خلافت کیسی اہم اور شاندار چیز ہے۔ اور تمام دینی ترقیات کو اور نبیوں کے بعد ان کی امتوں میں امن کے قیام کو خلفا کے وجود باجود سے قائم رکھنے کا وعدہ کیا ہے:

اس کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اس آیت کے آخر میں فرمایا من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون۔ کہ خلفاء کے منکر فاسق ہوتے ہیں۔ کیونکہ خلفاء بھی خدا ہی بناتا ہے:

پس جس طرح اس آیت کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ یعنی یکے بعد دیگرے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے حضرت عثمان رض پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی ضروری ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ جاری رہے:

پھر قرآن شریف کی آیت اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم بھی اس مسئلہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اولی الامر کی خواہ وہ روحانی ہوں یا جسمانی۔ پس خلفاء بھی اس آیت میں مراد ہیں۔ اور ان کی اطاعت کا قرآن مجید نے حکم دیا ہے:

وقارِ عمل میں شریک ہونا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث میں خلافت کا ذکر

احادیث پر غور کرنے سے بھی مسئلہ خلافت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدًا حبشیًا فانہ من یعش منکم فسیری اختلافًا کثیرًا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین والمھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ ایاکم ومحدثات الامور۔ یعنی میں تمہیں تقویٰ اللہ کی ہدایت کرتا ہوں۔ اور اطاعت وفرمانبرداری کی خواہ تم پر حبشی غلام ہی کیوں نہ سردار ہو۔ کیونکہ میرے بعد جو زندہ رہیں گے۔ وہ جلد ہی دیکھینگے کہ بہت اختلاف ظاہر ہوگا۔ پس تم میری اور میرے خلفاء کی جو راشدین اور مہدی ہوں گے سنت کو مضبوط پکڑنا۔ اور دانتوں میں زور سے دبائے رکھنا یعنی چھوڑنا نہیں۔ اور نئی نئی باتیں جو نکلیں ان سے بچنا۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ کو خلفاء کی ہدایات پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رض کو مخاطب کرکے فرمایا۔ انہ لعل اللہ یقمصک قمیصًا فان ارادوا علیٰ خلعہ فلا تخلعہ لھم (ترمذی) یعنی خدا تعالیٰ تجھے ایک کرتہ پہنائے گا۔ اور لوگ اسے اتارنا چاہینگے مگر تم اسے ہرگز نہ اتارنا۔ اس سے صاف پتہ ملتا ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ خدا کے حکم سے ہوگا۔ اور جس کو خلیفہ خدا بنائے کوئی نہیں طاقت رکھتا۔ کہ اس کو اس منصب سے علیحدہ کر سکے۔ حضرت عثمان رض کو جب مفسدوں نے کہا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ تو آپ نے یہی فرمایا۔ کہ جو قمیص خدا نے مجھے پہنائی ہے۔ میں اسے ہرگز نہیں اتاروں گا۔ انہوں نے شہادت لے لی۔ مگر خلافت سے دستبردار نہ ہوئے۔

صحابہ کا تعامل اور اجماع

قرآن شریف و حدیث کے بعد خلافت پر اجماع صحابہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ اس میں بتایا کہ صحابہ کی اتباع پر ہی خدا راضی ہو سکتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ صحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ جن کی تم اقتدا کرو گے۔ ہدایت پا جاؤ گے۔ چنانچہ تمام صحابہ کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر مسئلہ خلافت پر ہوا۔ یعنے انہوں نے بالاتفاق حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ تسلیم کیا۔ اور ان کے بعد سب صحابہ رض نے حضرت عمر رض اور پھر حضرت عثمان رض اور پھر حضرت علی رض کو۔ الغرض صحابہ کا تعامل اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ مسئلہ خلافت اور خلفاء کی اقتداء نہایت ضروری ہے۔

حضرت عثمان رض کا فرمان

جب مفسدین نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا چاہا۔ تو آپ رض نے فرمایا۔ یاد رکھیں اگر مجھ کو شہید کر دیا گیا تو مسلمانوں میں قیامت تک اتفاق نہ ہوگا۔ گویا انہوں نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ خلیفے کی ناقدری اور ناشکری سے مسلمان جن میں زبردست اتحاد ہے۔ پھر جمع نہ ہو سکینگے۔ چنانچہ واقعات شاہد ہیں۔ کہ اس کے بعد آج تیرہ سو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ مسلمانوں میں اس قدر اختلاف ہے۔ جو ختم ہونے میں نہیں آیا۔ حتیٰ کہ پھر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اس طرح اسلام کو از سرِ نو تقویت دی۔

آئمہ دین

گذشتہ آئمہ دین نے خصوصاً وہ جنہوں نے صحاح ستہ تالیف کیں۔ اور جنہوں نے ان کی شرحیں لکھیں۔ انہوں نے خلافت کی تائید میں ایسی زبردست احادیث لاکر اپنا مذہب و مسلک بھی بتا دیا کہ مسئلہ خلافت ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ جس کے بغیر اُمت کی ترقی محال ہے +

(خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ بخارا و روس)

معیارِ صداقت

اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے اعتراضات کی حقیقت

(از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر گجرات)

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ایک تازہ اشتہار بعنوان "معیارِ نبوت" مجھے ملا ہے۔ اسمیں مولوی صاحب نے اخبار الفضل مورخہ ۱۲ جون ۱۹۴۱ء میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک معیار اور اخبار اہلحدیث" کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اخبار الفضل کے محولہ مضمون میں مولوی محمد ابراہیم صاحب ہی کے اپنے الفاظ میں ایک معیارِ نبوت نقل کرکے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت ثابت کی گئی تھی۔ وہ معیارِ نبوت مولوی صاحب کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"نیز فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون (یونس پ ۱۱) یعنی اے پیغمبر۔ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس دعوٰئ نبوت و نزول کلام الٰہی سے پیشتر ایک طویل عمر (۴۰ سال) تک تمہی میں رہا ہوں تو کیا تم میرے صدق و کذب کو سمجھ نہیں سکتے۔ آپ قریش کے نامور خاندان بنو ہاشم کے روشن چراغ ہیں۔ مکہ کے نامی گرامی سردار عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔ آپ کا بچپن سنجیدہ عادتوں سے مزین ہے۔ آپکی جوانی عفت وطہارت کے دامن میں گذری۔ اہلِ شہر سب اپنے اور بیگانے آپکو صادق اور امین کہکر پکارتے تھے۔ غرض آپ کسی لحاظ سے گمنام و نامعلوم نہ تھے۔ نہ نسب کی رو سے نہ طرزِ زندگی کے لحاظ سے۔ جن حالات سے اسوقت کے لوگوں نے پہچانا وہی حالات کوائف آج کے لوگوں کے لئے بھی رہبر ہو سکتے ہیں"۔ (اہلحدیث ۶ جون ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب کے یہ الفاظ نقل کرکے الفضل کے شائع شدہ مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت پر اسی معیار کو چسپاں کیا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا کہ بانئ سلسلہ احمدیہ کا بچپن اور جوانی کا زمانہ آپ کے دوستوں اور دشمنوں کے لئے ایک کھلی کتاب تھا۔ آپ سیالکوٹ میں جوانی کے زمانہ میں بسلسلۂ ملازمت رہے۔ آپ قادیان کے سب سے معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اور آپکی بچپن اور جوانی کی زندگی سے سینکڑوں لوگ واقف تھے۔ وہ سب آپ کے تقویٰ۔ راستبازی اور پرہیز گاری کی شہادت دیتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ اہلحدیث نے بھی دعوئ نبوت والہام سے پہلے کی زندگی کے متعلق لکھا کہ "آپ کا بچپن سنجیدہ عادتوں سے مزین اور جوانی عفت وطہارت کے دامن میں گذری"۔ پس بانئ سلسلہ احمدیہ بھی اسی معیارِ نبوت کے رُو سے صادق اور راستباز ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ خود حضور نے اپنے مخالفین و موافقین کو عام چیلنج کیا ہے۔

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

یہ ہے خلاصہ الفضل کے اس مضمون کا جس کے جواب میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے صداقت کو مشتبہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

"رام رام اور ٹیں ٹیں"

مولوی صاحب نے اپنے مضمون کے ابتدا میں "رام رام اور ٹیں ٹیں" کے بازاری مقولہ کی پناہ لی ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جب ایک مدعی کی صداقت قرآن مجید کے بیان فرمودہ معیار کے رو سے ثابت ہو گئی تو خشیت الٰہی سے کام لیکر اس مامور کی صداقت پر ایمان لاتے مگر مولوی صاحب نے نہ معلوم کس مناسبت کے باعث "رام رام" کی رٹ لگانی شروع کر دی۔

باقی رہا یہ امر کہ جس معیار کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت ہوتی ہے اس معیار کو حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ پر کیوں چسپاں کیا گیا؟ یہ اعتراض مولوی صاحب کے عدمِ علم اور قلت تدبر پر دلالت کرتا ہے۔

174

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ مولوی صاحب کو شائد معلوم نہیں۔ کہ جملہ انبیاء کی صداقت ایک ہی معیارِ صداقت کے رُو سے ثابت ہے۔ اور جن معیاروں سے باقی انبیاء کی صداقت ثابت ہے۔ بعینہٖ انہی معیاروں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (احقاف ع ۱ پ ۲۶) کہدے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔ یعنی میں اسی منہاجِ نبوت پر آیا ہوں جس پر باقی تمام انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور میری صداقت کے وہی معیار ہیں۔ جو باقی انبیاء کی صداقت کے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ جس معیار سے ایک نبی کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی معیار سے ہر مدعیٔ نبوت کی صداقت پرکھی جاسکتی ہے۔

مباحثہ روپڑ

مولوی صاحب نے اپنے اشتہار میں مناظرۂ روپڑ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو ۱۹۳۲ء میں خاکسار اور مولوی صاحب کے مابین ہوا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ اس مباحثہ میں خاکسار کی "زبان بند ہوگئی تھی"۔ بلکہ بقول مولوی صاحب "منہ میں زبان نہ رہی تھی"۔ اور ثبوت میں "روئیداد مناظرہ روپڑ ص ۴۴" کا حوالہ دیا ہے گویا "روئیداد مناظرہ روپڑ" کوئی مستند روئیداد مناظرہ ہے۔ جو فریقین کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ مناظرہ روپڑ تقریری مناظرہ تھا۔ اور فریقین کی طرف سے اس کو قلمبند کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور نہ وہ فریقین کی طرف سے شائع ہوا۔ اس مناظرہ میں جماعت اہلحدیث اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کو جو خفت اٹھانا پڑی اور محض خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو جو کامیابی حاصل ہوئی اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ مناظرہ سے قبل روپڑ میں کوئی احمدی نہ تھا۔ بلکہ مناظرہ کی شرائط جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ نے جماعت اہلحدیث روپڑ کے ساتھ طے کرکے روپڑ میں مناظرہ کا انتظام کیا۔ اور مبلغین کو ٹھہرانے کے لئے جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ نے ایک کرایہ کا مکان روپڑ میں لیا۔ مگر خدا کے فضل سے عین مناظرہ کے دوران میں قصبہ روپڑ میں سے پانچ اشخاص جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اس میں سے بعض دنیوی طور پر بھی معزز اور صاحب حیثیت تھے۔ اور اس طرح روپڑ میں مناظرہ کے دن ہی جماعت احمدیہ قائم ہوگئی۔ اور اب تک خدا کے فضل سے قائم ہے۔ اس خفت کو چھپانے کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب اور ان کے شاگرد "معمار امرتسری" نے ایک رسالہ موسومہ بہ "روئیدادِ مباحثہ روپڑ" مرتب کرکے شائع کرایا جس میں خاکسار کے دلائل کو حذف کرکے تحریف و تبدیل کیساتھ ایک یا دو سطر میں درج کرکے اپنی طرف سے جواب کئی کئی صفحات میں درج کرکے بیرونی دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہا۔ کہ مناظرہ روپڑ کی یہ صحیح روئیداد ہے۔ مگر مولوی صاحب! اس طرح صداقت مشتبہ نہیں ہوسکتی۔ مناظرہ روپڑ کے ہزاروں سامعین پر جنہوں نے متواتر دو دن تک آپ کے اور میرے مناظرہ کو سنا۔ آپ کے شائع کردہ یکطرفہ رسالہ کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔

مباحثہ سیالکوٹ

مباحثہ روپڑ کے بعد مولوی صاحب نے مباحثہ سیالکوٹ کا ذکر کرکے فرمایا ہے۔ کہ خاکسار آپ کے دلائل کے بالمقابل عاجز آکر بالکل خاموش ہوگیا تھا۔ اور اس کی تائید میں آپ نے خود تراشیدہ۔ غیر مصدقہ اور غلط رپورٹ کا حوالہ بطور ثبوت پیش کیا ہے۔ حالانکہ آپ کو یاد نہیں رہا۔ سیالکوٹ میں خاکسار کا مناظرہ آپ سے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ احمد دین صاحب آف گکھڑ سے ہوا تھا۔ اور آپ کا مناظرہ مسئلہ وفاتِ مسیح اور امکانِ نبوت کے مضامین پر علی الترتیب مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سے ہوا تھا۔ پس نہ میرا آپ کا مناظرہ سیالکوٹ میں ہوا۔ نہ کوئی اعتراض خاکسار پر کیا۔ اور نہ خاکسار کے لاجواب ہونے کا کوئی سوال ہے ہاں تینوں مسائل پر مناظرات کا یہ اثر ضرور تھا کہ خدا کے فضل سے متعدد اشخاص اس مناظرہ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور اسی دن سیالکوٹ کے ایک حنفی مولوی صاحب نے بازار صرافاں سیالکوٹ میں کھڑے ہوکر علی الاعلان حلفاً کہا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مناظرین کے مقابلہ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب انکے معاونین اور مولوی احمد دین صاحب وغیرہ ناکام اور لاجواب رہے ہیں۔ اور آپ نے اس خفت کو مٹانے کے لئے مناظرہ کے بعد ر

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمائیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء درج کئے جاتے ہیں، جنکا چندۂ "الفضل" ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب ۶ر دسمبر ۱۹۴۱ء تک بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمادیں جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کے متعلق سمجھا جائیگا۔ کہ وی۔ پی وصول فرمانے کیلئے تیار ہیں۔ اور انکی خدمت میں ۶ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔ امید ہے۔ احباب ان کو وصول فرماکر شکریہ کا موقعہ دینگے۔ اسوقت کاغذ کی گرانی کے باعث مالی مشکلات بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ لہذا احباب کو ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وی۔ پی واپس نہ ہو۔

(مینیجر)

۱۴۱۷۴ - کیپٹن ٹی۔ ڈی احمد صاحب
۱۴۱۸۸ - میجر ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۱۹۵ - میاں عبدالحق صاحب
۱۴۲۳۲ - چودہری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم۔ احمد صاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد صاحب
۱۴۳۳۵ - مسٹر فضل الحق صاحب
۱۴۳۴۲ - سید عبدالہادی صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۵۶ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۴۴۵۸ - سید عبدالغفار صاحب
۱۴۴۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا مظفر احمد صاحب
۱۴۴۸۴ - عبدالعزیز صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۳۴ - چودہری سردار احمد صاحب
۱۴۵۳۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس۔ ایم۔ زکریہ
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۵ - چودہری سردار احمد خانصاحب
۱۴۶۹۸ - فضل الٰہی صاحب
۱۴۶۹۹ - اللہ بخش صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۳۲ - چودہری یوسف علی خانصاحب
۱۴۷۳۴ - ؍؍ خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰ - فضل کریم صاحب
۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۰۱ - چودہری منظور حسین صاحب
۱۴۸۲۷ - ؍؍ پیر احمد صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۳۴ - مستری غلام رسول صاحب
۱۴۸۶۵ - چودہری محمد منصف صاحب
۱۴۸۷۱ - سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۷۶ - عبدالحمید صاحب
۱۴۸۸۳ - منشی محمد الدین صاحب
۱۴۸۸۸ - چودہری غلام احمد صاحب
۱۴۸۹۳ - ہدایت اللہ صاحب
۱۴۸۹۵ - ایم موسےٰ صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۴۹ - چوہدری نقیر الدین صاحب
۱۴۹۶۰ - ایس۔ ایم عمر صاحب
۱۴۹۸۴ - عبدالکریم صاحب
۱۵۰۱۲ - ایس۔ ایم ایوب صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر نسیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ - بسمل صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۸۳ - مسز نوق صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۲ - مینیجر صاحب احمدیہ لائبریری
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۴۵ - عبدالمجید صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۸۷ - سکرٹری صاحب
۱۵۱۸۸ - محمد اکرم صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۸ - چودہری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۶ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۲۴ - سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۲۲۹ - میاں لال الدین صاحب
۱۵۲۳۲ - حاجی مہرالدین صاحب
۱۵۲۵۰ - چودہری سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - مسٹر محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۶۳ - میاں سردار خانصاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب
۱۵۲۸۹ - بابو سراج الدین صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۳۳ - محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۴۳ - عباس علی شاہ صاحب
۱۵۳۵۶ - عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۳۶۴ - ایم عبداللہ خانصاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - ایم۔ کے عابد صاحب
۱۵۳۸۸ - ایم۔ ایم شفیع صاحب
۱۵۳۹۰ - مبارک احمد خانصاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۰۷ - بیگم چوہدری نبی احمد صاحب
۱۵۴۲۳ - عبدالغنی صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۳۲ - شیخ منظور احمد صاحب
۱۵۴۶۱ - لائبریرین مسلم لائبریری
۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۶۵ - مولوی عبدالحق غلام رسول صاحب

سونے کی گولیاں۔ یہ گولیاں پیشاب کی جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ اور دل و دماغ کو طاقت دیتی ہیں۔ قیمت عنبر کی آٹھ گولیاں۔ طبیب عجائب گھر قادیان۔

ات اسی رات تالاب رام تلائی میں جلسہ کرکے ان حنفی مولوی صاحب کو خوب گالیاں دیں۔ اور احمدی مناظرین کے دلائل کے اثر کو زائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵۴۷۰ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۵۰۲ - سکرٹری صاحب
۱۵۵۰۴ - حسن محمد خانصاحب
۱۵۵۲۱ - سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۵۵۲۷ - سکرٹری تبلیغ
۱۵۵۳۰ - خان محمد افضل خانصاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبدالقادر صاحب
۱۵۵۴۲ - چودہری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۴۸ - منشی نذر محمد صاحب
۱۵۵۵۱ - رستم علی صاحب
۱۵۵۵۵ - چودہری سراج الدین صاحب
۱۵۵۶۱ - منشی درگا داس صاحب
۱۵۵۶۴ - سید مہدی حسین شاہ صاحب
۱۵۵۶۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۱ - رشید احمد صاحب
۱۵۵۷۳ - چودہری فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۵ - " فضل الرحمن صاحب
۱۵۵۹۰ - ماسٹر عبدالرحمن صاحب

۱۵۵۹۹ - قریشی محمد اقبال صاحب
۱۵۶۰۸ - نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۲۱ - احمد حسن صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۷ - سکرٹری جماعت احمدیہ
۱۵۶۳۸ - سکرٹری جماعت احمدیہ
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۶۶۵ - ایس۔ ایف فیضی صاحب
۱۵۶۷۲ - چودہری نذیر احمد صاحب
۱۵۶۸۳ - " باغ الدین صاحب
۱۵۶۸۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۵۶۸۶ - سید ولایت شاہ صاحب
۱۵۶۸۹ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۹۱ - سید ارتضیٰ علی صاحب
۱۵۶۹۹ - اے سالم صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۶ - چودہری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۱۰ - سکرٹری جماعت احمدیہ

۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۱ - شریف احمد صاحب
۱۵۷۲۳ - ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۲۹ - بابو فضل کریم صاحب
۱۵۷۳۰ - فتح محمد صاحب
۱۵۷۳۱ - لائبریرین صاحب
۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمن صاحب
۱۵۷۳۴ - عطاء محمد صاحب
۱۵۷۴۲ - اے۔ آر۔ پاپا صاحب
۱۵۷۴۴ - انور رسول صاحب
۱۵۷۴۹ - چودہری رشید احمد صاحب
۱۵۷۵۰ - سورج سیف اللہ صاحب
۱۵۷۵۱ - محمد سردار خانصاحب
۱۵۷۶۰ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۶۱ - صوفی رحیم بخش صاحب
۱۵۷۷۲ - احسن بیگ صاحب
۱۵۷۷۳ - چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۵۷۷۴ - ملک برکت اللہ صاحب
۱۵۷۷۷ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۷۷۸ - غلام احمد صاحب
۱۵۷۸۲ - علی محمد صاحب

۱۵۷۸۹ - مرزا عبداللطیف صاحب
۱۵۷۹۱ - مسٹر محمد رمضان صاحب
۱۵۷۹۳ - ایس غلام صفدر صاحب
۱۵۷۹۵ - محمد جعفر صاحب
۱۵۸۰۲ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۸۰۶ - سید احمد زمان صاحب
۱۵۸۰۷ - عبدالرحمن خانصاحب
۱۵۸۱۱ - نیاز مبارک احمد صاحب
۱۵۸۱۶ - چوہدری منور علی صاحب
۱۵۸۱۹ - عبدالمجید خانصاحب
۱۵۸۲۳ - ماسٹر رحمت اللہ صاحب

۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۲۶ - سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ
۱۵۸۳۳ - آرا بیگم صاحبہ
۱۵۸۳۴ - محمد شاہ صاحب
۱۵۸۳۵ - ایم۔ عظیم خانصاحب
۱۵۸۳۹ - عبدالمومن خانصاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب
۱۵۸۴۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۵۸۹۷ - سید رحمت علی صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب

۱۵۸۶۰ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۲ - محمد اشرف صاحب
۱۵۸۶۳ - مس ایف احمدی صاحبہ
۱۵۸۶۵ - پیر افتخار احمد صاحب
۱۵۸۶۷ - علیم الدین صاحب
۱۵۸۷۲ - میاں سعید احمد صاحب
۱۵۸۷۴ - ایچ۔ ایچ مرغوب اللہ صاحب
۱۵۸۷۶ - صوفی رحیم بخش صاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد حیات صاحب
۱۵۸۸۸ - ایم صادق صاحب

175

بقایا دار اصحاب سے گذارش

"الفضل" کے جن مقامی یا بیرونی خریداران کے ذمہ بقایا ہے وہ براہ کرم بہت جلد اپنے بقائے ادا فرمادیں۔ جن اصحاب نے وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جلد تر حسب وعدہ چندہ کی ادائیگی فرمادیں۔ موجودہ حالات میں دوستوں کو اس بارے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ (مینیجر)

الفضل کا جوبلی نمبر مفت

(صرف)

۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک

"الفضل" کا جوبلی نمبر جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پچیس سالہ جوبلی کی تقریب سعید پر شائع ہوا تھا۔ اور جس کی کچھ کاپیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کی پچیس سالہ ترقیات کا ایمان افروز مرقع ہے۔ اس میں بزرگان سلسلہ اور جماعت کے اہل قلم اصحاب کے نہایت قیمتی مضامین درج ہیں۔ تین درجن کے قریب فوٹو ہیں۔ اور حجم ایکسو آٹھ صفحات ہے۔ اسکی قیمت موجودہ حالات کے لحاظ سے ایک روپیہ ہے۔ لیکن جو دوست سال بھر کیلئے پیشگی رقم دیکر روزانہ "الفضل" کی خریداری قبول فرمائینگے۔ انہیں یہ نمبر مفت دیا جائیگا۔ اور جو احباب سال کیلئے "الفضل" کے خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ انہیں یہ جوبلی نمبر صرف چار آنے میں دیا جائیگا۔

یہ رعایت صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک ہوگی

پس جو اصحاب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد رقم پیشگی ارسال فرمائیں۔
روزانہ "الفضل" کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔ اور خطبہ نمبر کا اڑہائی روپیہ۔
خطبہ نمبر کی قیمت ارسال کرتے وقت جوبلی نمبر کی قیمت ۴ر بھی ساتھ ہی ارسال فرمائی جاوے۔

منیجر "الفضل" قادیان

خالص اور مجرب ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ آپ کو ہر قسم کی ادویہ مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے:۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے گکروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عگر ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۰ر

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

مکرمی محترمی جناب چوہدری عبدالحمید صاحب انسپکٹر ٹکس لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ۔ "دواخانہ خدمت خلق کا تیار کردہ سرمہ ممیرا خاص میں نے استعمال کیا۔ اور کر رہا ہوں۔ میں نے اپنے لئے اسے نہایت ہی مفید پایا ہے۔ واقعی آپ کے اشتہار کے موجب یہ تمام آنکھوں کی امراض کے لئے اکسیر صفت ہے۔"

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲۴ر نومبر - طبروق کی برطانی فوج نے اپنی دوسری فوج سے ملنے کے لئے جمعہ کی صبح کو ٹینکوں سمیت جرمنوں پر حملہ بول دیا تھا - دوسری فوج اب صرف دو میل دور ہے - نیوزی لینڈ کی فوجوں کے کیسٹوفورٹ پر قبضہ کی خبر کل دی جا چکی ہے - معلوم ہوا ہے کہ دشمن نے اس فوج کا بھی بہت کم مقابلہ کیا - اس فوج کے ایک دستے نے قلعہ پر قبضہ کیا - اور باقی باردیہ اور سولم کی لڑائیوں میں شریک ہوئی - دشمن کے پندرہ ہزار سپاہی اب تک قید کئے جا چکے ہیں - سیدی عمر میں ایک ہندوستانی فوج نے آٹھ ہزار اطالوی فوج کو سامان سمیت گرفتار کر لیا - جرمن فوج بردار ہوائی جہاز بڑی تعداد میں آ رہے ہیں اور فوجیں اتار رہے ہیں - کل دشمن کی ایک سو سے زیادہ لاریاں اور تیل کی ٹینکیاں ہمارے ہوائی جہازوں نے تباہ کر دیں - برطانی فوجوں نے باردیہ کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں سے باردیہ کے جنوب مغرب میں ٹینکوں کی زبردست جنگ جاری ہے - طبروق کے جنوب مشرق میں بیرونی مورچوں سے دس میل کے فاصلہ پر دشمن کی فوج کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے - اور ان میں باہم سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا گیا ہے - اسی طرح سولم کے علاقہ کی دشمن فوجوں کو باقی جرمن فوجوں سے کاٹ دیا گیا ہے -

لنڈن - ۲۴ر نومبر - سوویٹ اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسٹوف کے مغرب میں روسیوں کو بھاری جیت ہوئی ہے - اس وقت روسی فوجیں بھاگتی ہوئی جرمن فوجوں کا تعاقب کر رہی ہیں - سات ہزار جرمن اس لڑائی میں کام آئے - روسی فوجوں نے ۴۳ میل پیشقدمی کی ہے - روسٹوف کے گلی کوچوں میں ابھی جنگ جاری ہے مگر جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ ۲۱ر نومبر سے اس شہر پر ان کا قبضہ ہے - اور اب وہ مشرق کی طرف آگے بڑھ کر چند دیہات پر قابض ہو چکے ہیں - جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ اس قبضہ سے روس کا ۱۷ لاکھ مربع کیلو میٹر علاقہ اب ان کے قبضہ میں آ چکا ہے - اور ۷۵ فیصدی صنعتی علاقے یا تباہ کر دیئے گئے ہیں یا ان کے قبضہ میں ہیں - نیز ٹولا بھی اب ان کے قبضہ میں آ چکا ہے - انقرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اب جرمن فوجیں بعض جگہ ماسکو سے صرف ۲۲ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں - اور یہاں جرمن توپخانہ اور فوجیں جمع کر رہے ہیں -

انقرہ - ۲۴ر نومبر - ترکش ریڈیو کا بیان ہے - کہ جاپان گورنمنٹ نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ کوریا کے پانیوں میں سے روسی سرنگیں ہٹائی جائیں - ان سے ٹکرا کر جاپان کے جو تین جہاز غرق ہو چکے ہیں - ان کا ہرجانہ ادا کیا جائے - اور سوویٹ گورنمنٹ اس بات کا یقین دلائے کہ امریکہ یا برطانیہ سے جنگ چھڑ گئی - تو وہ غیر جانبدار رہے گی -

لنڈن - ۲۴ر نومبر - مسٹر ڈف کوپر ان دنوں نیوزی لینڈ میں ہیں - انہوں نے ایک بیان میں کہا - کہ برما روڈ کو ہرگز بند نہ کیا جائے گا - اور سامان جنگ اس رستہ چین کو برابر پہنچتا رہے گا -

دہلی - ۲۳ر نومبر - گورو تیغ بہادر کا یوم شہادت منانے کے لئے سکھ جلوس نکالنا چاہتے تھے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی - اور جلوس نکالنے کے لئے بعض پابندیاں عائد کیں - سکھوں نے ان پابندیوں کو ماننے سے انکار کر دیا - پولیس نے گوردوارہ اور جلسہ گاہ کے گرد گھیرا ڈال لیا - اس سلسلہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا اور پولیس نے ٹیر (اشک آور) گیس استعمال کی تا مزید بدامنی نہ ہو - قریب بیس آدمی بیہوش ہو گئے جو بعد میں ہوش میں آ گئے - مگر دو بچے مر گئے سکھوں نے جلوس نکالنے کے لئے جتھہ بازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے - کل گیارہ سکھوں کا پہلا جتھا جلوس کی صورت میں نکلے گا -

بنکاک ۲۳ر نومبر - سیام کے لوگوں میں یہ عام چرچا ہے کہ ایک دو روز میں جاپان کی طرف سے حملہ ہونے والا ہے - عوام میں تشویش پیدا ہو رہی ہے - گورنمنٹ نے لوگوں کو ففتھ کالم سے خبردار کیا ہے سیامی اخبار لکھ رہے ہیں - کہ حکومت عنقریب عام بھرتی کا اعلان کرنے والی ہے -

ٹوکیو - ۲۳ر نومبر - پچاس ہزار جاپانی طلباء سے سوال کیا گیا تھا - کہ جاپان کو امریکہ اور برطانیہ سے اتحاد کرنا چاہیئے - یا جرمنی واٹلی سے نوے فیصدی طلباء نے جرمنی واٹلی کے حق میں رائے دی - امریکہ سے اتحاد کے حامی صرف تین فیصدی تھے -

واشنگٹن ۲۳ر نومبر - کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کی سٹرائیک کے بارہ میں حکومت کے ساتھ فیصلہ کے لئے جو پالیسی کمیٹی مقرر ہوئی تھی - اس نے مزدوروں کو کام پر چلے جانے کی ہدایت کر دی ہے - چنانچہ کانوں میں پھر سے کام شروع ہو چکا ہے -

سائیگان ۲۳ر نومبر - جاپانی اخبارون نے اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے کہ چین کی ملٹری کونسل نے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ کو چین میں ہوائی اڈے دیئے جائیں - تا اگر جاپان سے اس کی لڑائی ہو - تو ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے -

لنڈن - ۲۴ر نومبر - روسی اطلاعات کے مطابق ماسکو کے لئے لڑائی سخت ہو رہی ہے - جرمنوں نے اڑھائی لاکھ فوج اس محاذ پر جھونک دی ہے - حملہ بڑا خطرناک ہے - مگر جرمن نقصان کی کوئی پروا نہیں کر رہے - ماسکو کو آنیوالے رستوں پر چھ سو جرمن ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں -

لنڈن - ۲۴ر نومبر - رائل ایر فورس نے لورین - ہریسٹ اور ڈنکرک پر شدید حملے کئے - گزشتہ شب انگلستان میں دشمن کے بہت سے ہوائی جہاز گرا لئے گئے +

ٹوکیو - ۲۴ر نومبر - جاپانی وزیر اعظم نے جاپان کے سات صوبوں کے گورنروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس آڑے وقت میں ہمت سے کام لیں - جاپان نے اپنے لئے جو پالیسی طے کی ہے - اس سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹیگا -

دہلی - ۲۴ر نومبر - اڑیسہ میں وزارت قائم ہو گئی ہے - مہاراجہ پارلا کامیڈی وزیر اعظم اور پنڈت گوداوری مصرا اور مولوی عبد السبحان خان ان کے ساتھ ہوں گے -

دہلی - ۲۳ر نومبر - سر سکندر حیات خان نے ریواڑی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان کی نسبت ہندوستان کو زیادہ خطرہ ہے - کیونکہ ہٹلر کے لئے انگلستان کی نسبت ہندوستان پر حملہ کرنا زیادہ آسان ہے - اسلئے ہمیں جنگی کوششوں کو تیز کرنا چاہیئے -

دہلی - ۲۳ر نومبر - دیولی کیمپ کے نظربندوں میں سے بعض نے تو مسٹر جوشی کے کہنے پر بھوک ہڑتال ترک کر دی تھی - مگر پچاس نے کانگرسی لیڈروں کی متعدد اپیلوں کے باوجود اب تک نہ کی تھی - آج انہوں نے بھی غیر مشروط طور پر ہڑتال ترک کر دی -

بمبئی - ۲۳ر نومبر - حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۹ر نومبر اور ۴ر دسمبر کو بمبئی اور کراچی پہنچنے والے حاجی اس وقت تک اپنے گھروں سے روانہ نہ ہوں - جب تک دوسرا اعلان جاری نہ ہو جائے - دسمبر میں جانیوالے حاجی دس دسمبر تک بمبئی یا کراچی پہنچیں - جہاں انہیں پانچ روز انتظار کرنا ہوگا -

لاہور - ۲۳ر نومبر - پنجاب اسمبلی کے کانگرسی ارکان کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا - کہ اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت کانگرس ہائی کمانڈ سے طلب کی جائے - چنانچہ گاندھی جی کو تار دیا گیا ہے

ٹوکیو - ۲۳ر نومبر - جاپان پارلیمنٹ نے حکومت کی پیش کردہ تمام تجاویز کو مان لیا ہے - جاپانی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ وزیر اعظم کو چاہیئے - عوام کے مطالبہ کو قبول کرتے ہوئے حالات کی درستی کے لئے پارلیمنٹ کے نئے انتخابات کا اعلان کریں +

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah